



وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَرْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ وَإِلَّا يَوْمَنْدِ لِلْمُكَذِّبِينَ

اور جب کہا جاتا ہے ان سے جھکو (اللہ کے آگے) تو نہیں جھکتے، تباہی ہے اس دن جھلانے والوں کے لئے۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عما الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جو ناگرڈھی

المرسلات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف سورت:

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم منہی کی ایک غار میں تھے جب یہ سورت اتری۔ حضورؐ اسکی تلاوت کر رہے تھے اور میں آپؐ سے سن کر یاد کر رہا تھا کہ ناگہاں ایک ساپ ہم پر کودا۔ حضورؐ نے فرمایا اسے مار۔ ہم کو جھپٹے لیکن وہ انکل گیا تو آپؐ نے فرمایا تمہاری سزا سے وہ بچ گیا جیسے تم اسکی برائی سے محفوظار ہے۔ بخاری و مسلم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے والدہ صاحبؓ حضرت ام افضلؓ فرماتیں ہیں کہ میں نے اخحضرتؐ کو مغرب کی نماز میں اس سورت کی قرأت کرتے ہوئے شاہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت عبد اللہؓ کو اس سورت کو پڑھتے ہوئے سن کرام الفضلؓ نے فرمایا پیارے بچے آج تم نے یاد دلادیا میں نے رسول اللہؑ زبان مبارک سے اس سورت کو مغرب کی نماز میں پڑھتے ہوئے آخوندی مرتبہ سنائے۔

محدث: محمد بن جریر الطیفی، مسلم

اللہ کی فضیلیں:

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا (۱)

دل خوش کن بلکی ہواؤں کی قسم

بعض بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے ترمودی ہے کہ مذکورہ بالفضیلیں ان اوصاف والے فرشتوں کی کحائی ہیں۔ بعض کہتے ہیں پہلے کی چار فضیلیں تو ہواؤں کی ہیں اور پانچویں فضیلہ فرشتوں کی ہے۔
بعض نے توقف کیا ہے کہ والمرسلات سے مراد یا تو فرشتے ہیں یا ہواکیں ہیں۔ ہاں **والعصفت** میں کہا ہے کہ اس سے مراد تو ہواکیں ہیں۔

فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا (۲)

پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم

بعض **عصفت** میں یہ فرماتے ہیں اور نشرات میں کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔

وَالنَّاسِرَاتِ نَشْرًا (۳)

پھر ابر کو اپار کر پر اگنہ کرنے والیوں کی قسم

یہ بھی مردوی ہے کہ **نشرات** سے مراد بارش ہے۔
نشرات سے مراد بھی ہواکیں ہیں جو بادلوں کو آسمان میں ہر چار سو پھٹلا دیتی ہیں اور جدھر اللہ کا حکم ہوتا ہے انہیں لے جاتی ہیں۔

وَأَنْسَلْنَا الرِّيَاحَ لِوَاقِحَ (15:22)

ہم نے ہواکیں چلا کیں جو ابر کو بوجمل کرنے والیاں ہیں۔

اور جگہ فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرَىً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ (7:57)

اپنی رحمت سے پیشتر اسکی خوشخبری دینے والی خندڑی خندڑی ہواکیں وہ چلاتا ہے۔

فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا (۴)

پھر حق و باطل کو جدا جانا کر دینے والے

فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا (۵)

اور وحی لانے والے فرشتوں کی قسم۔

فرقت اور ملکیت سے مراد البتہ فرشتے ہیں جو اللہ کریم کے حکم سے رسولوں پر وحی لے کرتے ہیں؛ جس سے حق و باطل حلال و حرام میں خلافت و بدایت میں انتیاز اور فرق ہو جاتا ہے تاکہ لوگوں کے عذر فرم ہو جائیں اور منکرین کو تحفہ ہو جائے۔

قیامت آنے والی ہے:

عُدْرًا أَوْ نُذْرًا (۶)

جو الزام اتارے یا ۲ گاہ کر دینے کے لئے ہوتی ہے۔

إِنَّمَا ثُوَّدُونَ نَوَافِعٌ (۷)

کہ جس پیز کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً ہونے والی ہے۔

ان قسموں کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قیامت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے جس دن تم سب کے سب اول ۲ خروالے اپنی اپنی قبروں سے دوبارے زندہ کیجئے جاؤ گے اور اپنے کرتوں کا پھل پاوے گے۔ نیکی کی جزا اور بدی کی سزا۔ صور پھونک دیا جائے گا اور ایک چینیں میدان میں تم سب جمع کر دینے جاؤ گے یہ وعدہ یقیناً حق ہے اور ہو کر رہنے والا اور لازمی طور پر آنے والا ہے۔

فَإِذَا النُّجُومُ طَمِسَتْ (۸)

پس جب ستارے بے نور کر دینے جائیں گے

اس دن ستاروں کا نور اور انکی چمک و مکانہ پڑ جائے گی۔

جیسے فرمایا:

وَإِذَا النُّجُومُ انكَرَتْ (۸۱:۲)

اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔

اور جمک فرمایا

وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَرَتْ (۸۲:۲)

اور جب ستارے جہڑ جائیں گے۔

وَإِذَا السَّمَاءَ فَرَجَتْ (۹)

اور جب آسمان کو توڑ پھوڑ دیا جائے گا۔

وَإِذَا الْجَبَالُ تُسِقْتُ (۱۰)

اور جب پہاڑ تکڑے تکڑے کر کے اڑا دینے جائیں گے۔

ستارے بے نور ہو کر جھٹر جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا، لگڑے لگڑے ہو جائے گا اور پھاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائیں گے۔
یہاں تک کہ نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ جیسے اور جگہ فرمایا:

وَيَسْلُونَكُ عنِ الْجَالِ (20:105) اور يَوْمُ نَسِيرِ الْجَالِ (47:18) یعنی پھاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائیں گے اور
اس دن وہ چلنے لگیں گے بالکل نام و نشان مت جائے گا اور زمین ہموار بغیر ادنیٰ حق کے رہ جائے گی۔

وَإِذَا الرَّسُولُ أَفْتَنَ (۱۱)

اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر لا یا جائے گا۔

اور رسولوں کو جمع کیا جائے گا اس وقت مقررہ پر انہیں لا یا جائیگا جیسے اور جگہ ہے:
يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرَّسُولَ (5:109) اس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا اور ان سے شہادتیں لے گا۔

جیسے اور جگہ فرمایا:

**وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِئُورِ رَبَّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجَاءَهُ بَالنَّبِيِّنَ وَالشُّهَدَاءِ وَفُضِّيَّ بَيْنَهُمْ
بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (69:39)**

زمیں اپنے رب کے نور سے چکا جائے گی۔ نام اعمال دے دیجئے جائیں گے نبیوں کو اور کوآہوں کو لا یا
جائے گا اور حق و انصاف کے ساتھ فیصلے کئے جائیں گے اور کسی پر ظلم نہ ہو گا۔

لَأَيّْ يَوْمٌ أَجْلَتْ (۱۲)

کس دن کے لئے (انہیں) خبر یا گیا ہے؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ (۱۳)

فیصلے کے دن کے لئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان رسولوں کو ہر یا کیا تھا اس لئے کہ قیامت کے دن فیصلے ہوں گے جیسے فرمایا:

**فَلَا تَحْسَبَنَ اللَّهَ مُخْلِفًا وَعْدَهُ رُسُلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقامٍ
يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْفَهَارِ (48, 14:47)**

یہ خیال نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلائقی کرے گا۔ نہیں نہیں اللہ تعالیٰ بڑے غلب والا اور انتقام والا ہے۔ جس دن
زمیں بدلتی جائے گی اور آسمان بھی بدلتا جائے گا اور رب کے سب اللہ واحد و تبار کے سامنے پیش ہو جائیں گے۔
اسی دن کو فیصلے کا دن کہا گیا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ (۱۴)

اور تجھے کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

پھر اس دن کی عظیمت ظاہر کرنے کے لئے فرمایا میرے معلوم کرائے بغیر اے نبی! تم بھی اس دن کی حقیقت سے باخبر نہیں ہو سکتے۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (۱۵)
اس دن جھٹانے والوں کی خرابی ہے۔

اس دن جھٹانے والوں کے خخت خرابی ہے۔

گنہگاروں کا انجام ہلاکت ہوا:

أَلْمُ ئُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ (۱۶)
کیا ہم نے اگلوں کو بلاک نہیں کیا؟
ثُمَّ ثَبَعُهُمُ الْآخِرِينَ (۱۷)
پھر ہم انکے بعد پچھلوں کو لائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے بھی جن لوگوں نے میرے رسولوں کی رسالت کو جھٹایا میں نے انہیں جس شہس کرو دیا، پھر انکے بعد اور آئے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور ہم نے انہیں اسی طرح غارت کر دیا۔

كَذِلِكَ تَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ (۱۸)
ہم گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (۱۹)
اس دن جھٹانے والوں کے لئے ولیل (افوس) ہے۔
ہم مجرموں کی غفلت کا بھی بدلت دیتے چلے ہیں اس دن ان جھٹانے والوں کی درگت ہو گی۔

أَلْمُ خَلْقُكُمْ مِّنْ مَاءٍ مَّهِينٍ (۲۰)
کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا؟

پھر اپنی تخلوق کو اپنا احسان یاد دلاتا ہے اور منکرین قیامت کے سامنے ذلیل پیش کرتا ہے کہ ہم نے اسے حقیر اور ذلیل قظر سے پیدا کیا جو غالق کائنات کے سامنے ناچیز جھض تھا جیسے سورہ یسوس کی تفسیر میں گزر چکا ہے کہ:

إِنَّ آدَمَ أُنِي ثَعْجَزُنِي وَقَدْ خَلَقْتَكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ؟
اے ابن آدم! بھلا تو مجھے عاجز کر سکے گا۔ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا ہے۔

فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (۲۱)

پھر ہم نے اسے مضبوط و محفوظ جگہ میں رکھا

إِلَى قَدْرِ مَعْلُومٍ (۲۲)

ایک مقروہ مدت تک۔

فَقَدَرْنَا فِنْعَمَ الْقَادِرُونَ (۲۳)

پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم لکھنا اچھا اندازہ کرنے والے ہیں

پھر اس قطرے کو ہم نے رحم میں جمع کیا جو اس پانی کے جمع ہونے کی وجہ ہے اسے بڑھاتا ہے اور محفوظ رکھتا ہے۔ مدت مقروہ تک وہ وہ ہیں رہائیں چھے مہینے تا نو مہینے ہمارے اس اندازے کو دیکھو کس قدر صحیح اور بہتر ہے۔

وَيَلْ يَوْمَنِ لِلْمُكَذِّبِينَ (۲۴)

اس دن تکذیب کرنے والوں کی خرابی ہے۔

پھر بھی اگر تم اس آنے والے دن کو نہ مانو گے تو یقین جاؤ کہ تمہیں قیامت کے دن بڑی حسرت اور سخت افسوس ہو گا۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا (۲۵)

کیا ہم نے زمین کو سمیئنے والی شہیں بنایا؟

أَحْيَاء وَأَمْوَاتًا (۲۶)

زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔

الله تعالیٰ فرماتا ہے کیا ہم نے زمین کو یہ خدمت پر دشیں کی کوہ تمہیں زندگی میں اپنی پیٹھ پر چلاتی رہے اور موت کے بعد بھی تمہیں اپنے پیٹ میں چھپا رکھے۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقِيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا (۲۷)

اور ہم نے اس میں بلند بھاری پہاڑ بنادیئے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔

پھر زمین کوں بلنے جلنے کے لئے ہم نے مضبوط وزنی بلند پہاڑ اس میں گاڑ دیئے اور ہاؤں سے برستا ہوا اور چشموں سے رستا ہوا بکار رہا خشم خوش کوار پانی ہم نے تمہیں پلایا۔

وَيَلْ يَوْمَنِ لِلْمُكَذِّبِينَ (۲۸)

اس دن جھوٹ جانے والوں پر وائے اور افسوس ہے۔

ان غمتوں کے باوجود بھی اگر تم میری ہاتوں کو جھلاتے ہی رہے تو یاد رکھو وہ وقت آرہا ہے جب حسرت و افسوس کرو گے اور پچھا کام نہ آئے گی۔

تین شاخیں:

انطِلْفُوا إِلَى مَا كُنْثُمْ بِهِ ثُكَّدُبُونَ (۲۹)
اس دوزخ کی طرف جاؤ جسے تم جھلاتے رہے تھے۔

انطِلْفُوا إِلَى ظَلِّ ذِي ثَلَاثِ شَعْبٍ (۳۰)
چلو تین شاخوں دار سائے کی طرف

لَا ظَلِيلٌ وَلَا يُغْنِي مِنَ الْأَهَبِ (۳۱)

جو دراصل نہ سایہ دینے والا ہے اور نہ شعلے سے بچا سکتا ہے۔

جو کفار قیامت کے دن کو اور جزا اور سزا کو جنت دوزخ کو جھلاتے تھے ان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ لو جسے چاہتا مانتے تھے وہ سزا اور وہ دوزخ یہ موجود ہے اس میں جاؤ اسکے شعلے پھرک رہے ہیں اور اوپر ہو ہو کر ان میں تین پچائیں کھل جاتی ہیں تین حصے ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی دھواں بھی اور کوچھ ہوتا ہے جس سے نیچے کی طرف چھاؤں پڑتی ہے اور سایہ معلوم ہوتا ہے لیکن فی الواقع نہ تو وہ سایہ ہے نہ آگ کی حرارت کو کم کرتا ہے۔

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرِ كَالْفَصْرِ (۳۲)
یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل قلعہ کے ہیں

كَانَهُ جِمَالَتُ صُفْرُ (۳۳)
گویا وہ زرد اونٹ ہیں۔

جہنم اتنی تیز و متخت اور بکثرت آگ والی کہ اسکی چنگاریاں جواز تی ہیں وہ بھی مثل قلعہ کے اور تباور درخت کے مضبوط لمبے پڑھتے کے ہیں اور یکجتنے والے کو چلتا ہے کہ کویا ساہ رنگ کے اونٹ ہیں یا کاشتیوں کے رہے ہیں یا تابے کے کلاں ہیں۔

جہنم کا ذکر:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تم جائزے کے موسم میں تین تین ہاتھوں کی پکھڑ یادہ بھی لکڑیاں لے کر انہیں بلند کر لیتے۔ اسے تم قصر کہا کرتے تھے۔ کشتی کی رسیاں جب اکٹھی ہو جاتی ہیں تو خاصی اوپری قد آدم کے برابر ہو جاتی ہیں اسی کو یہاں مراد لیا گیا ہے۔

وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (۳۴)

اج ان تجھوٹ جانے والوں کی درگت ہے۔

ان جھٹلاے والوں پر حسرت و افسوس ہے۔

هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِفُونَ (۳۵)

اج کا دن وہ دن ہے کہ یہ بول بھی نہ سکیں گے

وَلَا يُؤْذِنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ (۳۶)

نہ سکیں معدترت کی اجازت دی جائے گی۔

وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (۳۷)

اج جھوٹ جانے والوں کی خرابی ہے۔

اج نہ یہ بول سکیں گے اور دن انہیں عذر و معدترت کرنے کی اجازت ملے گی کیونکہ ان پر جھٹ قائم ہو چکی اور ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہو گئی اب انہیں بولنے کی اجازت نہیں۔

یہ یاد رہے کہ قرآن کریم میں انکا بولنا مکرنا چھپنا عذر کرنا بھی بیان ہوا ہے۔

تو مطلب یہ ہے کہ جھٹ قائم ہونے سے پہلے عذر معدترت وغیرہ پیش کریں گے جب سب توڑ دیا جائے گا اور دلیں پیش ہو جائیں گی تو اب بول چال عذر معدترت تھم ہو جائے گی۔

غرض میدان حشر کے مختلف مواقع اور لوگوں کی مختلف حالتیں ہوں گی کسی وقت یہ کسی وقت وہ۔ اسی لئے یہاں ہر کام کا خاتمه پر جھٹلانے والوں کی خرابی کی خبر دی جاتی ہے۔

هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمِيعًا كُمْ وَالْأُوَالَيْنَ (۳۸)

یہ ہے فیصلہ کا دن، ہم نے تمہیں اور اگلوں کو سب کو جمع کر لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فیصلہ کا دن ہے اگلے پچھلے سب یہاں جمع ہیں اگر تم کسی چالاکی اور مکاری سے ہوشیاری اور فریب وہی سے میرے قبضے سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ پوری کوشش کرو۔

خیال فرمائیے کہ کس قدر دل ہلا دینے والا فقرہ ہے۔

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكَيْدُونَ (۳۹)

پس تم مجھ سے کوئی چال چل سکتے ہو تو چل او۔

وَيَوْمَ يُبَيَّنُ لِلْمُكَذِّبِينَ (٤٠)

وائے ہے اس دن جھٹانے والوں کے لئے۔

پرور و گار عالم خود قیامت والے دن ان مکروں سے فرمائے گا کہ اب خاموش کیوں ہو؟

وہ چلت پھرت چالا کی اور پیدا کی کیا ہوتی؟

دیکھو میں نے تم سب کو ایک میدان میں حسب وعدہ جمع کر دیا ۲۱ اج اگر کسی حکمت سے مجھ سے چھوٹ سکتے ہو تو کمی نہ کرو جیسے

اور جگ فرمایا:

يَعْشَرَ الْجَنَّ وَالإِنْسَ إِنْ أَسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَفْطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا

تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَنٍ (55:33)

۱۔ جن و انس کے گروہ اگر تم ۲ سالاں وزمیں کے کناروں سے باہر چلے جانے کی طاقت رکھتے ہو تو نکل جاؤ۔

مگر اتنا سمجھ لو کہ بغیر قوت کے تم باہر نہیں جاسکتے (اور وہ تم میں نہیں)۔

اور جگ ارشاد فرمایا:

وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا (11:57)

تم اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

حدیث میں ہے کہ اللہ جبار و تعالیٰ فرماتا ہے:

یَا عَبَادِي،

إِنَّمَا لَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنَفَّعُونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي

اے میرے بندو!

نہ تو تمہیں مجھے نفع پہنچانے کا اختیار ہے نہ نقصان پہنچانے کا۔ نہ تم مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہونہ میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیت المقدس میں اپنے کچھ ساتھیوں کو یہ حدیث سنائی:

اس دن جہنم اپنی گروہ دراز کر کے لوگوں کے پیچوں پیچ پہنچا کر با آواز بلند کہیے گی۔ اے لوگوں! تم کے لوگوں کو ابھی

ہی کچھ لینے کا مجھے حکمل چکا ہے۔ میں انہیں خوب پہنچانی ہوں گوئی باپ اپنی اولاد کو اور کوئی بھائی کو اتنا جانتا

ہو گا جتنا میں انہیں پہنچانی ہوں۔ ۲۱ اج نہ تو وہ مجھ سے کہیں چھپ سکتے ہیں نہ کوئی انہیں چھپا سکتا ہے۔

۔ ایک تو وہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہو۔

۔ دوسرا۔ وہ جو مکر اور مشکر ہو۔

۔ اور تیسرا۔ وہ جو نافرمان شیطان ہو۔

پھر وہ مز مرکر چن کر ان اوصاف کے لوگوں کو میدان حشر میں سے چھاٹ لے گی اور ایک ایک کو پکڑ کر گل جائے گی اور حساب سے چالیس سال پہلے ہی یہ جہنم واصل ہو جائیں گے (اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے) آئین۔

جنت اور جنتیوں کا ذکر:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعَيْوَنَ (۴۱)

بِشَكْ پر بَهِيزْ گاراً وَ سَايُول میں ہیں اور بَتَتِ چشمُوں میں،

اوپر چونکہ بد کاروں کی سزاویں کا بیان ہوا تھا یہاں تیک کاروں کی جزا کا بیان ہو رہا ہے کہ جو لوگ متقدی پر بَهِيزْ گار تھے اللہ کے عبادت گزار تھے فرائض اور واجبات کے پابند تھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے حرام کاریوں سے بچتے تھے وہ قیامت کے دن جنتوں میں ہوں گے جہاں قسم کی نہریں چل رہی ہیں۔

وَفَوَّا كَهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ (۴۲)

اوَانِ مَيْوَسٍ میں جن کی وہ خواہش کریں،

کہ گاہ سیاہ بد بودا روحوں میں گھرے ہوئے ہوں گے اور نیک کروار جنتوں کے گھنے ٹھنڈے اور پر کیف سایوں میں لیے بیٹھے ہوں گے سامنے صاف شفاف چشمی اپنی پوری روانی سے جاری ہوں گے قسم قسم کے پھل میوں اور ترکاریاں موجود ہوں گے جسے جب جی چاہے کھائیں گے روک نہ کو ہو گی اور لفڑان کا اندر یا شہر ہو گا۔ نہ فنا ہونے اور ختم ہونے کا خطرہ ہو گا۔ پھر حوصلہ بڑھانے اور دل میں خوشی کو دو بالا کرنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بار بار فرمان ہو گا۔

كُلُوا وَ اشْرِبُوا هَنِيَّا بِمَا كُنْثُمْ تَعْمَلُونَ (۴۳)

(اے جنتیو!) کھاؤ پیو سہتا پختا پنے کے ہوئے اعمال کے بد لے۔

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (۴۴)

یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

وَيَلْ يَوْمَئِنِ لِلْمُكَذِّبِينَ (۴۵)

اس دن سچانہ جانتے والوں کے لئے ویل (افسوس) ہے۔

اے میرے بیمارے بندو! اے جنتیو! تم پر خوشی اور با فراغت سہتا پختا خوب کھاؤ پیو ہم ہر نیک کار پر بَهِيزْ گار مقص انسان کو اسی طرح بھلا بدالہ اور نیک جزا اور سزادیتے ہیں ہاں جھلانے والوں کی تو آج بڑی خرابی ہے۔

كُلُوا وَتَمَّتُوا قَلِيلًا إِنَّمَا مُجْرِمُونَ (٤٦)

اے جھلانے والوں تم دنیا میں تھوڑا سا کھا لو برت لو بے شک تم گنہگار ہو۔

وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٤٧)

قیامت کے دن جھلانے والوں کے لئے سخت بلاکت ہے۔

ان جھلانے والوں کو دھمکایا جاتا ہے کہ اچھا دنیا میں تو تم کچھ کھا پی لو برت بر تالوفا کر دے اسحالو عنقریب یہ یعنیں بھی فنا ہو جائیں گی اور تم بھی موت کے گھاٹ اترو گئے پھر تمہارا نتیجہ جہنم ہی ہے (جن کا ذکر اوپر گزر چکا) تمہاری بد اعمالیوں اور سیاہ کاریوں کی سزا ہمارے پاس تیار ہے۔

کئی مجرم ہماری نگاہ سے باہر نہیں۔ قیامت کو ہمارے نبی کو ہماری وحی کو نہ مانئے والا اسے جھوٹ جانتے والا قیامت کے دن سخت نقصان میں اور پورے خسارے میں ہو گا اس کی سخت خرابی ہو گی یہی اور جگہ ارشاد ہے:

لُمَّاًعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُهُمْ إِلَى عَذَابٍ غَلِيظٍ (٣١:٢٤)

دنیا میں ہم انہیں تھوڑا سا فائدہ پہنچا دیں گے پھر تو ہم انہیں سخت عذاب کی طرف بے بس کر دیں گے۔

اور جگہ فرمان ہے:

فَلْ إِنَّ الَّذِينَ يَقْرَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذَبَ لَا يُفْلِحُونَ

مَئَعٌ فِي الدُّنْيَا لَمَّا مَرْجِعُهُمْ لَمَّا ذُيِّقُهُمُ الْعَذَابُ الشَّدِيدُ بِمَا كَلُوا يَكْفُرُونَ (١٠:٦٩,٧٠)

اللہ تعالیٰ کر و تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے کامیاب نہیں ہو سکتے دنیا میں یوں سافا کندہ اٹھائیں پھر انکا لوثا تو ہماری ہی طرف ہے ہم انہیں انکے کفر کی سزا میں سخت تر عذاب پچھائیں گے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ارْكُعُوا لَا يَرْكَعُونَ (٤٨)

ان سے جب کہا جاتا ہے کہ روکوئے کرو تو نہیں کرے،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان نادان مذکروں کو جب کہا جاتا ہے کہ اے اللہ کے سامنے جھک تو اؤجھا عت کے ساتھ نماز تو ادا کرو تو ان سے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس سے بھی جی چہارتے ہیں بلکہ اسے قارہت سے دیکھتے ہیں اور سکبیر کے ساتھ انکار کر دیتے ہیں۔

وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٤٩)

اس دن جھلانے والوں کی تباہی ہے۔

ان کے لئے جو جھلانے میں عمریں گزار دیتے ہیں قیامت کے دن بڑی مصیبت ہو گی۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (٥٠)

اب اس قرآن کے بعد ایمان لا سمجھیں گے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب یا لوگ اس پاک کلام مجید پر بھی ایمان نہیں لائتے تو پھر کس کلام کو مانیں گے؟
جیسے اور جگہ فرمایا:

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَإِيمَانِهِ يُؤْمِنُونَ (45:6)

اللہ تبارک تعالیٰ پر اور اس کی آیتوں پر جب یا ایمان نہ لائے تو اب کس بات پر ایمان لائیں گے؟
ابن ابی حاتم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

جو شخص اس سورت کی اس آیت کو پڑھے تو اسے اسکے جواب میں امانت بالله و بما انزل کہنا چاہیے یعنی میں اللہ تعالیٰ پر اور
اسکی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لایا۔
یہ حدیث سورہ قیامہ کی تفسیر میں بھی گز رپھی ہے۔



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com